© rasailojaraid.com

حضرت ابراهیم علیه السلام نے نمرود کی شاہ پرستی کے مقابلہ میں ایسی هی ملت کی بنیاد رکھی تھی۔ اور ان تمام لوگوں کو جو توحید خالق اور توحید مخلوق دونوں پر ایمان رکھتے ہوں، کافروں، آفتاب پرستوں، بادشاہ پرستوں، نسل پرستوں اور زمین پرستوں سے الگ کر کے ایک علیحدہ ملت قرار دیا تھا۔ اسی ملت کو حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیر الملل (بہترین ملت) فرمایا ہے۔ حضرت ابراهیم علیه السلام کے عہد مبارک سے آج تک ہزارہا سال سے لاکھوں آدمی ہر سال اس کا اقرار حج و زیارت میں کرتے ہیں۔ اور نہ صرف اقرار کرتے ہیں بلکہ بار بار تلبیہ پڑھ کر بہ آواز بلند خداوند تعالیٰ سے یہ وعدہ بھی کرتے ہیں کہ ان اصول پر ملت کے قیام کی خدمت کے لئے ہم حاضر ہیں، تیار ہیں، اور اس کام میں کبھی کوتاہی نہیں کریں گے۔

کتنی حیرت کی بات ہے کہ ہم سب اس کا اقرار کرتے ہیں لیکن شاید اللہ تعالیٰ سے جھوٹا ہی وعدہ بھی کرتے ہیں کیونکہ ہم اس کے بعد بھی نسل، وطن، زبان، اور دوسری کمزور بنیادوں پر قومیتوں کا پرچار کرنے سے باز نہیں آتے۔ کاش کہ ہم یہ سمجھتے کہ ہم اس طرح اس خدا کو فریب دینے کی کوشش کرتے ہیں جو دلوں کے حال سے بھی باخبر ہے۔ اے کاش کہ ہم حج سے صحیح فائدہ اٹھاتے۔ پھر۔ ع

کچھ بڑی بات تھی ہوتے جو مسلمان بھی ایک

— — —

امسال حج کے بعد ہی لاہور میں اسلامی سربراہوں کا اجتماع ہورہا ہے۔

اپریل ۱۹۴۸ء کا واقعہ ہے کہ شہید حسن البناء مرحوم نے قاہرہ کے محلہ الحلمیۃ الجدیدۃ میں تقریر کرتے ہوئے کہا تھا۔ ''ہم لوگ جب تک اسلام اسلام کہتے رہے دنیا میں معزز رہے اور جب سے عرب عرب کہنا

© rasailojaraid.com